والے کی جان اور مال محفوظ ہو جائے گا۔

بالکل یہی عبارت علامہ دہلوی نے تجہیز الجیش ص۳۲۲ پر بھی لکھی ہے۔

علامہ خطیب خوارزمی اپنے مناقب ص۲۳۲ پر لکھتے ہیں کہ۔

رسول اللہ نے اپنے بال ہاتھ میں لے کر فرمایا اے علی جو تمہارے ایک بال
کو اذیت دے گا اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا کو
اذیت دی اور جو خدا کو اذیت دے گا اس پر اہل آسمان اور اہل زمین لعنت
کریں گے۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ ولھم عذاب عظیم۔

یقیناً جو لوگ خدا اور رسول کو اذیت دیں گے خدا دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

حاکم نیشاپوری مستدرک ج ۳ ص۱۲۱ پر لکھتے ہیں۔

ابو بکر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ ایک شامی نے
حضرت علی کو برا کہا تو ابن عباس نے کہا کہ اے دشمن خدا! تو رسول اللہ
کو اذیت دیتا ہے۔ اسکے بعد آیت پڑھی۔ ان الذین یوذون اللہ الخ

علامہ ابن جوزی تذکرہ خواص الامہ ص۴۸ پر لکھتے ہیں۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عمر کے سامنے حضرت علی کو
برے الفاظ میں ذکر کیا تو عمر نے کہا کیا تو جانتا ہے کہ اس قبر والا کون
ہے اشارہ کیا قبر رسول کی جانب۔ وہ شخص خاموش ہو گیا۔ عمر صاحب
نے کہا کہ اس قبر میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں اگر تو نے

علیؑ کو اذیت دی تو اُن کو اذیت دی۔

کہاں تک محدثین کی عبارتیں آپ کے سامنے پیش کروں۔ ۵۰ سے زائد محدثین اہل سنت نے اپنی اپنی کتابوں میں اس حدیث کو لکھا ہے۔

کیا ان احادیث صحیحہ و کثیرہ کے بعد بھی کوئی سچا مسلمان معاویہ کو سچا مسلمان اور قابل مدح سمجھ سکتا ہے؟ وہی سمجھے گا جس میں ایمان نہ ہو گا۔ اور یہ کہنا کہ معاویہ سے خطائے اجتہادی ہوئی یہ تو جہالت ہے اس لیے کہ اجتہاد نص کی موجودگی میں نہیں ہوتا جہاں آیات قرآنی اور احادیث رسول صاف موجود ہوں وہاں اجتہاد بے معنی ہے۔

اجتہادی غلطی کہنے والے کے لیے تو میں کہوں گا کہ معاویہ کی خطائے اجتہادی نہیں ہے۔ بلکہ کہنے والے کی خطائے ایمانی ہے۔

معاویہ کے مختصر حالات

آخر میں میں معاویہ کے نسب کے متعلق بھی لکھ دوں تاکہ یہ مختصر رسالہ کردار معاویہ کا آئینہ دار ہو جائے اور اُن کے متعلق ناظرین کو کوئی تشنگی باقی نہ ہے آپ بنی اُمیہ میں سے مشہور ہیں جس کو قرآن نے شجرہ ملعونہ سے تعبیر کیا ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ امیہ عبدالشمس برادر حضرت ہاشم کا بیٹا تھا۔ مگر علماء انساب نے اس سے انکار کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ عبدالشمس کی لونڈی اُمیہ کو اپنے ہمراہ لائی تھی۔ عبدالشمس کی پرورش میں رہ کر اُن کا فرزند مشہور ہو گیا زمانۂ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی کسی کو اپنی پرورش یاد تربیت

…یں لے لیتا تھا تو وہ اس کی اولاد میں داخل ہو جاتا تھا اور میراث بھی پاتا تھا جیسے
…ج بھی اہل ہنود میں دستور ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنی فرزندی میں (گود میں) لے لیتے ہیں
وہ اپنے نسب سے الگ ہو کر گویا پالنے والے کے نسب میں داخل ہو جاتا ہے۔

اسی بنا پر امیہ بن عبد الشمس مشہور ہوا مگر اسلام نے اس چیز کو غلط قرار دیا اور فرز…
…ہی فرزند ہے جو شرعی طریقہ سے اپنے باپ کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو۔ چنانچہ جب
رسول اللہ نے جو زید کو اپنا فرزند کہہ دیا تھا تو لوگ فرزند رسول ہی سمجھنے لگے تھے
اسی بنا پر جب زید نے اپنی بیوی زینب کو طلاق دی تو رسول اللہ نے حکم خدا سے زینب
سے عقد کر لیا جس پر لوگوں نے رسم قدیم کی بنا پر حضرت پر اعتراض کیا اور …
اتر کر اس مطلب کو صاف کیا۔ ما کان محمد ابا احد یعنی محمد مردوں میں سے کسی کے
باپ نہیں ہیں بلکہ خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ الغرض قبیلہ امیہ بھی پروردہ
عبد الشمس تھا صلبی بیٹا اور غالباً یہی وجہ تھی کہ حضرت ہاشم نے کبھی اسکو نظر اعتبا…
سے نہیں دیکھا اور یہ ہمیشہ ان کے مقابلہ میں ذلیل و خوار رہا امیہ کا پوتا صخر جس کی
کنیت ابو سفیان تھی۔ بعثت رسول سے لے کر فتح مکہ تک برابر اسلام اور رسول…
اسلام کی کھل کر مخالفت کرتا رہا اور ہمیشہ ذلیل و خوار رہا اور اسلام کے
مقابلہ میں شکستیں اٹھاتا رہا آخر مجبور ہو کر فتح مکہ کے موقع پر شان و شوکت اسلا…
دیکھ کر حضرت عباس کے کہنے پر ظاہری اسلام لایا مگر ان کے اسلام پر خو…
اعتماد تھا نہ مسلمانوں کو اور یہ تمام کتب اسلامی میں مؤلفۃ القلوب کے لقب سے ملقب
(سوائے وہابیوں کے) جن کو ابن تیمیہ ذہبوری اور باخدا ایسے متعصبین نے بھی ایسا ہی لکھا
چنانچہ جاحظ اپنے رسالہ مفاخرت بنی ہاشم و بنی امیہ میں لکھتے ہیں:۔

ہم کو خوب معلوم ہے کہ ابو سفیان کیسے نبیؐ دشمن تھے اور اُن کا حضرتؐ سے جنگ
کرنا اور مقابلہ کرنا اور ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کیسے اور کیونکر اسلام لائے اور اسلام
کے ساتھ کیسا خلوص تھا یہ بھی معلوم ہے کہ شانِ لشکرِ اسلام دیکھ کر اُن کا کلمہ پڑھنا اور جنگ
حنین کے موقع پر کفار کے لئے ہمدردی کے) کلمات کہنا۔ اور ان کا اُس وقت کا کلام
کہ جب بلال نے کعبہ پر چڑھ کر اذان کہی یہ سب معلوم۔ وہ حضرت عباس کے کہنے سے
اسلام لائے اور عباس انکو اپنے ہمراہ رسولؐ کے پاس لائے اور لوگوں کو اُن کے قتل
کرنے سے روکا، اور رسول اللہ سے کہا کہ یہ نام کے دل دادہ ہیں لہٰذا انکا شرف و
اکرام کیجئے (اور حضرتؐ نے ایسا ہی کیا) اور اُن کے گھر والوں نے اسکا یہ عوض کیا کہ
حضرت علیؑ سے جنگ کی اور امام حسنؑ کو زہر سے شہید کیا اور امام حسینؑ کو قتل کیا اور
انکی عورتوں کو ناقوں پر سر برہنہ سوار کرکے تشہیر کیا اور علی بن الحسینؑ کو ذلیل و رسوا کیا جو
اُن کے لئے سخت مشکل تھا اس طرح کا برتاؤ کیا کہ مشرکین کے قیدیوں کے ساتھ بھی ایسا
نہیں کیا جاتا زبردستی دربار میں داخل کیا۔ انھیں میں جگر کھانے والی ہندہ تھی انھیں میں
نفاق کا گرو (ابو سفیان) تھا۔ انھیں میں وہ تھا جس نے چھڑی سے دندان حسینؑ کے
ساتھ بے ادبی کی۔

نیز جب عثمان صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئی اور صرف بنی امیہ ایک گھر میں
جمع ہوئے جس میں غیر بنی امیہ کوئی نہ تھا (جس کی طرف فرانِ معتضد باللہ میں اشارہ نظرین
کی نظر سے گذر چکا اور دیگر اسلامی کتابوں میں موجود ہے) اس وقت ابو سفیان نے
کہا کہ یہاں کوئی غیر بنی امیہ تو نہیں ہے جواب ملا نہیں تو انھوں نے کہا کہ اے بنی امیہ
دیکھو اب خلافت کا گیند تمھارے ہاتھ میں آگیا ہے اس کو بنی امیہ ہی میں پھراتے

ا ہو۔ میں اس کی قسم کھاتا ہوں جیسی مجھے قسم کھانا چاہیے۔ کہ نہ عذاب ہے نہ حساب ہے
نہ جنت ہے نہ جہنم نہ قیامت۔ عثمان صاحب نے جب یہ کلمات سنے گھبرا گئے کہ
کہیں کوئی مسلمان دشمن نہ لے اور ابو سفیان کو اس گھر سے باہر نکلوا دیا۔ (مسلمانوں کے
نزدیک تمام صحابہ عدول یعنی ثقہ عادل تھے تو ابو سفیان بھی عدول ہوں گے معاویہ
صاحب ایسے باپ کے صاحبزادے ہیں۔

مشہور تو یہ ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان اس لئے کہ ابو سفیان کی بیوی ہند کے
بطن سے تھے۔ مگر راغب اصفہانی جو علمائے انساب میں سے ہیں وہ اپنے محاضرات
میں لکھتے ہیں۔ نیز ابن ابی الحدید معتزلی زمخشری کی ربیع الابرار سے نقل کرتے ہیں کہ :-

> معاویہ چار آدمیوں کی طرف منسوب تھے۔ مسافر بن ابی عمرو۔ عمارہ
> بن ولید بن مغیرہ۔ عباس بن عبد المطلب۔ صباح جو عمارہ بن ولید کا
> گویّہ تھا۔ صباح چونکہ نہایت خوش رو جوان تھا اور ابو سفیان کی
> مزدوری کیا کرتا تھا۔ اور ابو سفیان نہایت بدصورت اور ٹھگنے تھے
> تھے اس لئے ہندہ صباح کی طرف مائل ہوگئی۔ اور عتبہ اور معاویہ
> دونوں صباح سے تھے۔ اور معاویہ کا جب وقت ولادت قریب ہوا
> تو ہندہ شرم کی وجہ سے کوہ اجیاد میں چلی گئی اور وہیں معاویہ کی ولادت ہوئی

چنانچہ حسان نے جو ابو سفیان وغیرہ کی مذمت نظم کی ہے اس میں اس کا ذکر
کیا ہے۔ علامہ کلبی نسابہ نے اور ابن روزبہان وغیرہ نے بھی اس کو لکھا ہے۔
سبط ابن جوزی نے تو ایک مبسوط کتاب اس مطلب پر لکھی ہے۔

اب اس سلسلہ میں رسول اللہ کی حدیثیں بھی لکھ دوں تاکہ یہ تاریخی واقعہ

احادیث کا شاہد بن جائے۔ اخطب خطباء موفق ابن احمد خوارزمی اپنی کتاب مناقب میں علیہ السلام پر لکھتے ہیں

عن ابن عباس قال استقبل النبی علی بن ابی طالب فقال له یا ابا الحسن ما اول نعمة انعم الله بہا علیك قال خلقنی ذکرا و لم یخلقنی انثی۔ قال فما الثانیة قال ھدانی لدینہ دعرفنی نفسہ قال فما الثالثة قال ان تعدوا نعمة الله لا تحصوھا۔ قال له النبی بخ بخ یا ابا الحسن حشیت علما وحکما قرب الیقیم والغریب وارحم المسکین انہ لا یبغضك من العرب الادعی ولا من الانصار الایھودی ولا من سائر الناس الاشقی

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ علی بن ابی طالب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیوں علیؑ پہلی نعمت خدا کی نعمتوں میں سے کونسی ہے جو خدا نے تم کو عنایت کی عرض کی اس نے مجھے مرد پیدا کیا عورت نہیں پیدا کیا دیا امیر المومنینؑ رسول اللہ کی خدمت میں آپ ہی کا یہ فرماسکتے تھے ہر صحابی یہ نہیں کہہ سکتا تھا اسلیے کہ مرد ہونا اور چیز ہے اور مرد صورت ہونا اور چیز ہے۔ اسی لیے رسول اللہ نے حدیث خیبر میں فرمایا تھا کہ کل میں علم اس کو دوں گا جو مرد ہوگا) حضرتؐ نے فرمایا یا علیؑ دوسری نعمت جو خدا نے تم کو عنایت کی وہ کونسی ہے۔ عرض کیا کہ اس نے اپنے دین کی ہدایت کی اور اپنی معرفت کرائی۔ فرمایا اور تیسری نعمت۔ تو جواب میں امیر المومنینؑ نے آیت قرآنی پڑھی۔ کہ اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو احصا نہیں کر سکتے۔ یعنی اتنی ہیں کہ تمہارے شمار سے زائد ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا ماشاء اللہ کیا کہنا اے ابوالحسنؑ تم میں علم و حکمت بھری

ہوئی ہے۔ اے علی یتیم و غریب کو اپنے سے قریب رکھو اور مسکین پر رحم کرو۔ یاد رکھو علی عرب میں تمھارا دشمن نہیں ہو گا مگر ولد الزنا یعنی حرامی۔ اور انصار میں تمھارا دشمن یہودی ہو گا۔ اور تمام دنیا میں تمھارا دشمن شقی ہو گا۔

حافظ خطیب بغدادی اپنی تاریخ بغداد جلد ۲ پر لکھتے ہیں۔

عن ابن عباس قال بینما نحن بفناء الکعبۃ والنبی یحدثنا اذ خرج علینا مما یلی الرکن شیء عظیم فتفل رسول اللہ فی وجھہ وقال لعنۃ اللہ علیک قال فقال علی بن ابی طالب ماھذا یارسول اللہ قال وما تعرفہ یاعلی قال اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا ابلیس فوثب الیہ فقبض ناصیتہ وجذبہ فازالہ عن موضعہ وقال یا رسول اللہ اقتلہ قال او ما علمت انہ قد اجل الی وقت المعلوم قال فترکہ من یدہ فوقف ناحیۃ ثم قال مالی ولک یابن ابی طالب واللہ ما ابغضک احد الا وقد شارکت اباہ۔ اقرأ ما قال اللہ تعالیٰ وشارکھم فی الاموال والاولاد۔

ابن عباس راوی ہیں کہ صحن کعبہ میں ہم لوگ بیٹھے ہوئے رسول اللہ سے باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک بہت عظیم چیز رکن کعبہ کے پاس ظاہر ہوئی تو حضرت نے اُس کے منہ پر تھوک کے فرمایا تجھ پر خدا کی لعنت تو حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کون ہے رسول اللہ نے فرمایا علی تم انہیں پہچانتے عرض کی خدا و رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ ابلیس ہے یہ سنتے ہی حضرت علی نے اُس پر حملہ کیا اور اُس کی پیشانی زور سے دبائی اور عرض کی یا رسول اللہ اس کو قتل کر دوں

فرمایا۔ یا علیؑ کیا تم کو معلوم نہیں کہ وقت معلوم تک کی اسکو مہلت دی گئی ہے۔ پس
حضرتؑ نے اُسے چھوڑ دیا۔ اُس نے سامنے کھڑے ہو کر کہا اے فرزند ابو طالبؑ آپکو
مجھ سے کیا مطلب اور کاہے کی دشمنی ہے۔ خدا کی قسم آپ کا دشمن وہی ہے جس کے
نطفہ میں میں شریک ہوتا ہوں، قرآن کی یہ آیت پڑھیے وشارکھم فی الاموال
والاولاد۔ یعنی علیؑ کا دشمن نطفہ شیطان ہوگا اور جو نطفہ شیطان ہوگا اسمیں
تلبیس و شیطنت و کفر ضرور ہوگا)

حافظ ابن ابی الفوارس کتاب اربعین ص (اور خطیب خوارزمی نے مناقب ص
اور خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے۔ میں کتاب اربعین کی عبارت نقل کرتا
ہوں اور صرف ترجمہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

۲۷ ویں حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ کے
ساتھ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو رسول اللہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے
کہ حضرت پر وحی نازل ہونے لگی اور حضرتؐ اس حالت میں بہت زیادہ مسکراتے رہے۔ اور
ہم نے حضرتؐ سے پوچھا یا رسول اللہ آپ حالت وحی میں بہت زیادہ مسکرا رہے تھے۔
فرمایا ابلیس کی وجہ سے وہ ایک گروہ کی طرف گزرا جو حضرت علیؑ کو برا کہہ رہے تھے
تو ابلیس اُنکے سامنے کھڑا ہو گیا۔ تو اس گروہ نے پوچھا کہ تم کون ہو جو ہمارے سامنے کھڑے
ہوئے ہو اُس نے کہا ابو مرہ ان لوگوں نے کہا کیا تم نے ہماری باتیں سنیں۔ کہا ہاں تمہارا
برا ہو تم اپنے مولا کو بُرا کہہ رہے ہو۔ ان لوگوں نے کہا کہ اے ابو مرہ تمہیں کہاں سے
معلوم ہوا کہ علیؑ ہمارے مولا ہیں۔ اس نے کہا کہ ابھی کل ہی تو تمہارے نبی نے کہا کہ جسکا
میں مولا ہوں اُسکے یہ علیؑ مولا ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کیوں اے ابو مرہ کیا تم اُن کے

شیعوں اور دوستوں سے ہو۔ اس نے کہا کہ میں اُن کا شیعہ تو نہیں ہوں مگر اُن کو چاہتا ضرور ہوں۔ اسلئے کہ جو کوئی تم میں سے اُن کا دشمن ہے میں اُس کے نطفہ میں ضرور شریک ہوں اور یہی خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔

(مشارکھم فی الاموال والاولاد)۔

ان لوگوں نے کہا اچھا ابو مرہ تمہارے نزدیک علیؑ کی کیا منزلت ہے؟ اُس نے کہا سنو! میں نے بارہ ہزار برس تک جان کے ساتھ رہ کر خدا کی عبادت کی اور جب جان کو خدا نے ہلاک کر دیا تو میں نے اپنی تنہائی کی خدا سے شکایت کی تو اُس نے مجھے سماء دنیا پر اٹھا لیا۔ اور میں نے سماء دنیا پر بھی بارہ ہزار برس تک اُس کی عبادت کی۔ ایک روز میں اور ملائکہ عبادت میں مشغول تھے کہ بیچ درمیان ایک نہایت تیز نور گذرا جس کو دیکھ کر ملائکہ سجدہ میں جھک گئے اور کہنے لگے کہ یہ نور نبی مرسل کا ہے یا ملک مقرب کا تو خدا کی طرف سے آواز آئی کہ یہ نور نہ نبی مرسل کا ہے نہ ملک مقرب کا بلکہ یہ نور طینت علی ابن ابی طالبؑ رسولؐ کے چچازاد بھائی کا ہے۔

اس قسم کی سینکڑوں حدیثیں کتب اسلامیہ میں موجود ہیں جنکو محدثین اہلسنت نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ علیؑ کا دشمن حرامی ہوگا۔ یہاں تک کہ انصار کا قول تھا کہ ہم اپنی اولاد کے حرامی و حلالی ہونے کو دشمنی علی اور دوستی علیؑ سے پہچانتے تھے۔ اب ناظرین تاریخ و حدیث ایک کو دوسرے کا شاہد بنا کر نتیجہ نکال سکتے ہیں۔

علامہ حلی علیہ الرحمہ نے نہج الحق میں لکھا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر معاویہ یمن فرار ہو گئے تو رسول اللہ نے حکم جاری فرمایا کہ جس کو بھی معاویہ مل جائے وہ اُسے قتل

...ڑے چنانچہ یہ بخوفِ جان وفات رسول سے قبل جناب عباس کے پاس آئے
...اور اُن کو شفیع قرار دے کر ظاہری اسلام لائے۔ اور رسول اللہ جناب عباس کی سفارش
...ہی سے کبھی کبھی اُن سے خط لکھوا لیتے تھے جسکو لوگوں نے غلط مشہور کر دیا کہ یہ کاتب وحی
تھے جس کا کہیں بھی کتب معتبرہ میں بہرحال پتہ نہیں ہے اور اس سلسلہ میں ابن اثیر
اسد الغابہ میں لکھتے ہیں:-

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بچوں میں کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ
نے میرے قریب آکر مجبت سے میری پشت پر ہاتھ مار کے فرمایا۔ جا معاویہ کو
بلا لا۔ میں گیا تو معلوم ہوا کہ کھانا کھا رہے ہیں میں نے آکر رسول سے عرض کی
اور تین مرتبہ حکم رسول سے گیا اور ہر مرتبہ یہی معلوم ہوا اور میں نے حضرت کی
خدمت میں آکر عرض کیا۔ تو حضرت نے فرمایا۔ لااشبع اللہ بطنہ خدا اسکے
بطن کو کبھی نہ بھرے۔ چنانچہ اس بددعاء رسول کا یہ اثر ہوا کہ یہ جتنا بھی کھاتے
تھے پیٹ نہیں بھرتا تھا اور کھاتے کھاتے تھک کر چھوڑ دیتے تھے۔ تاریخ یافعی
میں ہے کہ پورا ایک اونٹ کھا جاتے تھے مگر پیٹ نہیں بھرتا تھا۔

نیز رسول اللہ کی حدیث جو مختلف طریقوں سے محدثین اہلسنت نے لکھی ہے کہ

رسول اللہ نے فرمایا اے علی تمھاری محبت ایمان ہے اور تمھاری دشمنی
کفر و نفاق ہے۔

صحاح میں بھی یہ حدیث موجود ہے چنانچہ امام احمد ابن حنبل اپنے مسند...
ص ۲۳ پر اور ترمذی نے اپنی صحیح ج ۱۳ ص ۱۶۵ پر اور بہم محدثین اہل سنت نے اپنی اپنی
کتابوں میں لکھا ہے کہ:-

جابر ابن عبد اللہ انصاری۔ اور ابو سعید خدری اور ابوذر نے کہا
کہ ہم لوگ عہد رسولؐ اور بعد رسولؐ منافقین کی عداوت علیؑ سے پہچانتے تھے
اس لئے کہ رسول اللہ کی حدیث ہے کہ۔

یا علیؑ لایحبک الا مومن — اے علیؑ تمہارا دوست مومن ہی
ولا یبغضک الا منافق — ہوگا اور تمہارا دشمن منافق ہی ہوگا۔

اس قسم کی حدیثیں اگر کتب اہلسنت سے لکھنا شروع کروں تو ایک بہت بڑی کتاب
ہو جائے گی اس رسالہ میں اتنی گنجائش کہاں یہ تو مشتے نمونہ از خروارے ہے اہل دنیا
ہی نمونہ کو دیکھ کر معاویہ کو پہچان لے کہ کیا علیؑ سے محبت کرنا اس کا یوم منانا اس کی مدح شعار اسلامی
سے ہے یا اسلام سے خارج کرنے والی ہے۔ آخر میں صرف ایک حدیث رسول اللہ
کی لکھ کر رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ جس کو عبد الملک ابن محمد خرکوشی نے شرف المصطفیٰ ص
پہ۔ اور محب الدین طبری نے ذخائر العقبیٰ ص۹۶ پہ۔ اور محمد صالح الکشفی الحنفی نے مناقب
مرتضویہ ص۹۸ پر۔ اور محمد عبد الغفار افغانی نے ائمہ ہدیٰ ص۹۸ پہ لکھا ہے جس کا
ترجمہ یہ ہے کہ۔

ایک مرتبہ رسول اللہ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و نعت و خطبہ
کے بعد ارشاد فرمایا علیؑ کہاں ہیں؟ حضرت علیؑ سامنے آئے فرمایا یا علیؑ میرے
قریب آؤ جب قریب آئے تو حضرتؐ نے امیر المومنین کو سینے سے لگایا اور
دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور حضرتؐ کی پیشانی حضرتؑ کے شانے پہ
تھی کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے لوگ یا رسول اللہ دیکھ رہے
تھے کہ میرے بعد علیؑ کی منزلت کو گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے

حضرت صلعم نے بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانو! یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ یہ مہاجرین و انصار کے سردار ہیں۔ یہ میرا بھائی ہے میرے چچا کا فرزند ہے یہ میرا داماد ہے۔ یہ میرا گوشت ہے۔ یہ میرا خون ہے۔ یہ میرے فرزندوں حسن علیہ و حسین علیہ سردار جوانان جنت کا باپ ہے۔ یہ میری تکلیف کو دفع کرنے والا ہے۔ یہ خدا کا شیر ہے اُسکی زمین پر اور اسکی تلوار ہے اُس کے دشمنوں پر اس کے دشمنوں پر خدا کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔ اس کے دشمنوں سے خدا بھی تبرا کرتا ہے اور میں بھی تبرا کرتا ہوں جو شخص یہ چاہتا ہے کہ خدا سے تبرا کرے وہ علی علیہ سے تبرا کرے۔ اور اس قول کو حاضرین ان سے بھی کہہ دیں جو اس وقت موجود نہیں ہیں۔

حقائق الاحقاق (باب امامت)

جلد اوّل

جناب شہید ثالث علامہ سید نور اللہ شوستری متوفی ۱۰۱۹ھ جس کتاب کی تصنیف کے سبب سے شہید ہوئے کتاب "احقاق الحق" ہے۔ حقائق الاحقاق اس جلیل القدر کتاب کے باب امامت کا ترجمہ ہے اس کا باب امامت حصہ اول چھپ چکا ہے باب امامت حصہ دوم زیر طبع ہے۔

فن مناظرہ کی تحقیقی اور بہترین کتاب ہے، جلد خریدیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت —— پانچ روپیہ 5/-

تذکرہ مجید

علامہ سید سبط الحسن صاحب کے قلم کا شاہکار ہے حالات شہید ثالث علیہ الرحمہ پر اب تک ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ قیمت صرف —— ڈیڑھ روپیہ 1/50

مینیجر علمی کتاب گھر کاظمین روڈ لکھنؤ

مصائب الشیعہ

یہ وہ عظیم کتاب ہے جس میں صدر اول اسلام سے ابتک
شیعوں پر جو مظالم ہوئے ہیں اوراق تاریخ سے نقل کیے گئے
ہیں ہر شیعہ گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے اب تک ۵ حصے طبع
ہو چکے ہیں ہر حصہ کی قیمت دو روپے پچاس (۲/۵۰) ہیں
فوراً طلب کیجئے ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا
ہر شہر کتاب فروشاں سے آپ خرید سکتے ہیں۔

چھٹی جلد زیر طبع ہے

منیجر علمی کتاب گھر کاظمین لکھنؤ

کردار معاویہ

مُصنّفہ
زُبدۃ الاماثل خطیب اکبر
مولانا سیّد محمد اصغر صاحب قبلہ صدر الافاضل

قیمت ۶۰ پیسے

سلسلۂ اشاعت نمبر ۳ ادارہ ناصر العلوم لکھنؤ

کردار معاویہ

خلیفۃ المسلمین معتضد باللہ عباسی کی نظر میں

مصنفہ

زبدۃ المحققین خطیب اکبر مولانا سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ

صدر الافاضل دام ظلہ العالی

ناشر

علمی کتاب گھر کاظمین لکھنؤ ۳

قیمت ۵۰ پیسے

(مطبوعہ الواعظ صفدر پریس لکھنؤ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ واھل بیتہ الطاھرین ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائھم اجمعین

اما بعد دنیائے تحقیق پر یہ چیز پوشیدہ نہیں ہے کہ عام مسلمانوں کے نزدیک اہل باطل نے محض دنیا کی لالچ میں ہمیشہ یہ کوشش کی کہ حق کو پوشیدہ رکھیں اور باطل کو حق کا لباس پہنا کر نہ جاننے والوں کے سامنے پیش کریں اور سیدھے سادے مسلمانوں کو حق سے منحرف کردیں۔ آیات قرآنی کو غلط مطالب سے پیش کرنا احادیث صحیحہ رسول کو ضعیف بتادینا۔ غلط اور جھوٹی حدیثوں کو معتبر کے مقابلہ میں پیش کرنا تاکہ لوگوں کا حق کے خلاف عقیدہ قائم ہو جائے یہی سب شعار اہل باطل کا رہا اور آج بھی ہے لیکن منصف مزاج مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ تحقیق حق کریں اور حق کو سمجھیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں حق و باطل میں فرق کریں یہ نہیں کہ اندھی تقلید پر باقی رہیں اور دھوکا دینے والوں کے فریب میں پھنس کر اپنی عاقبت خراب کریں کون مسلمان نہیں جانتا کہ ابوسفیان نے اسلام کے مٹانے میں اور رسول اسلام کو ختم کردینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ جنگ احد میں قریش کو مسلمانوں کے سامنے لاکر لڑانا اور سیکڑوں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہنا۔ اور رسول اکرم کے چچا حضرت حمزہ کا اسی جنگ میں شہید ہونا۔ اور پھر معاویہ کی ماں ہندہ کا حضرت حمزہ

کا جگر نکلوانا اور انگلیاں کٹوانا اور اُس کا ہار بنا کر پہننا۔ یہ سب معاویہ کے باپ کا کرتوت تھا۔ اور اُس کے بعد جنگ خندق میں لشکر قریش کو ساتھ لانا اسلام کی تباہی کے لئے اور شکست خوردہ جانا اور مسلمانوں اور رسُول اکرم کو پریشان کرنا۔ یہ سب معاویہ کے باپ کے حرکات تھے اور معاویہ کا ہر موقع پر اپنے باپ کے ساتھ رہنا اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کرنا یہ ایسے تاریخی شواہد ہیں جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

آخر میں فتح مکہ کے موقع پر جان بچانے کے لئے یہ لوگ ظاہری اسلام لے آئے لیکن دل میں وہی پُرانا کفر موج زن تھا اور رہا۔ اسی بنا پر رسُول اکرم اور مسلمانوں نے ان لوگوں کو مؤلفۃ القلوب میں داخل کیا اور سچا مسلمان نہیں مانا اور ان لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ اسلام سے دشمنی و عداوت باقی رہی اور موقع کے منتظر رہے کہ کب موقع ملے اور اسلام سے اپنا انتقام لیں رسُول اللہ کے بعد ایک موقع ملا تھا۔ تو امیرالمومنینؑ کی خدمت میں آکر بڑی ہمدردی کے لہجہ میں کہا کہ آپ اپنا حق لینے کیلئے کھڑے ہو جائیں میں مدینہ کی گلیوں کی لشکر سے بھر دوں گا۔ حضرتؑ ابو سفیان کے دل کی گہرائیوں سے واقف تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ تم پہلے بھی دشمن اسلام تھے اور آج بھی ہو میرے سامنے یہ باتیں کرو اور چلے جاؤ مگر یہ حضرت پھر بھی اسلام کی بیخ کنی و انتشار میں منہمک رہے اور مدینہ میں چیختے پھرتے تھے کہ بنی ہاشم پر بڑا ظلم ہوا اور بنی تیم میں نہ کبھی عزت تھی نہ ہو سکتی ہے۔ اور حکومت نے انکا منھ بند کرنے کے لئے انکے بیٹے یزید کو شام کی گورنری دے دی کہ تم بھی ہماری دنیا میں حصہ بٹالو اور یہ خاموش ہو گئے۔ اور یزید کے بعد پھر معاویہ یزید کے قائم مقام ہو گئے اور

انھوں نے تو وہ شان و شوکت دکھائی کہ جیسے روم و فارس کے حکمراں۔ اسلام
سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ چنانچہ عمر صاحب شام گئے اور اُن کی شان و شوکت کو مخالف
کی حیثیت کو دیکھ کر کہا بھی کہ یہ کیا ہے۔ تو جواب دیا کہ رومیوں کی وجہ سے مجھے ایسا کرنا
پڑا۔ اور عثمان صاحب کی خلافت کے زمانے میں تو انکی رنگ رلیوں کی کوئی حد ہی نہ تھی
رسیاں بجنے کو قوال اب ڈرکس کا ہے) شراب کی تجارت معاویہ نے کی۔ ریشم جو
مرد کے لئے حرام ہے انھوں نے پہنا۔ مال مسلمین کو اپنے باپ کا مال سمجھ کر خرچ کرتے
ہے وغیرہ وغیرہ جس کی تمام اسلامی تاریخیں گواہ ہیں۔ اب دنیا بتائے کہ ایسا دشمن اسلام
وہ نفس رسول زوج بتول زہد و تقویٰ محض کی حکومت کو کب گوارہ کر سکتا تھا۔ اور حکم
خدا کی ترویج انکی مرضی کے موافق کرنے والا کب ایسے خائن و مخالف احکام شریعت
کو کسی مقام کی گورنری پر دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے انھوں نے امیرالمومنینؑ کی مخالفت کی
مقابلہ کیا جنگ کی بالکل اسی طرح جس طرح اُن کے باپ نے رسول اکرم کا مقابلہ کیا تھا
بس فرق اتنا تھا کہ باپ نے نبیؐ کا کفر کی حالت میں مقابلہ کیا اور بیٹے نے
وصی و خلیفہ نبی کا ظاہری اسلام کی حیثیت سے مقابلہ کیا حالانکہ دنیا، اسلام کی
کتب احادیث و تاریخ گواہ ہیں کہ رسول اللہ گروہ باغی اُن کو فرما گئے تھے اسی بنا پر
ذمہ داران مذہب سواد اعظم و صحابہ اخیار معاویہ کو ہمیشہ بری نظر سے دیکھتے رہے مگر
سونے چاندی کے سکوں کی چمک کی طرف متوجہ ہونے والے اور دین کو دنیا کے
ہاتھ بیع کرنے والے معاویہ کی جھوٹی تعریفیں کرتے رہے اور جھوٹی حدیثیں مدح میں
گڑھتے رہے۔ اور چونکہ عام اہل اسلام کے نزدیک اطاعت اولوالامر بحکم قرآن واجب ہے
اور سواد اعظم کے نزدیک اولوالامر وہی ہیں جن پر خوشی سے لوگ مجتمع ہو گئے جن میں

خلفائے راشدین اور غیر راشدین سب ہی ہیں اور سب ہی اولو الامر ہیں اور سب ہی کی اطاعت واجب و فریضہ (صرف شیعہ اس عقیدے سے الگ ہیں اس لیے کہ اُن کے نزدیک اولو الامر غیر معصوم نہیں ہو سکتا اور وہ صرف ائمہ اثنا عشر ہیں) جنمیں تمام خلفائے بنی عباس بھی ہیں لہٰذا اُن کا قول اور اُن کا فیصلہ سواد اعظم کے لیے یقیناً حجت اور واجب العمل ہوگا اور جو ان کے قول و فیصلہ کو نہ مانے وہ گمراہ اور خارج از اسلام سمجھا جائے گا لہٰذا میں ایک طولانی تحریر خلیفۂ معتضد باللہ کی پیش کرنا چاہتا ہوں طول کی وجہ سے پوری عبارت کا ترجمہ نہیں کروں گا مگر بقدر ضرورت ضرور لکھوں گا جو غالباً نصف سے زائد ہوگی۔ جس کو علامہ محمد بن عقیل بن عمر بن یحییٰ حنفی المذہب نے اپنی کتاب النصائح الکافیہ میں تاریخ طبری سے نقل کیا ہے تاکہ لوگوں کی سمجھ میں آجائے کہ اہلسنت کے اولو الامر کے نزدیک بنی امیہ اور خاصکر معاویہ و یزید کیسے تھے اور انکی تعظیم و تکریم کیا گناہ عظیم ہے اور اُن سے لعن و تبرا سیرت رسول و اولو الامر ہے اور ایسی حالت میں یوم معاویہ منانے والا کیا صحیح معنوں میں مسلمان کہا جا سکتا ہے اور نیز اس ترجمہ کی ذمہ داری صرف خلفائے عباسیہ پر ہے میں تو صرف مترجم ہوں اگر اس پر کسی صاحب کو اختلاف ہو تو اپنی تاریخ اپنے عالم اپنے اولو الامر سے خفا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جو بلند ہے عظمت والا ہے علم والا ہے ہر شئے پر غالب اور رحم کرنے والا ہے صرف وہی وحدہٗ لاشریک ہے۔ اپنی قدرت کا ظاہر کرنے والا ہے اپنی حکمت اور مصلحت کے ساتھ ہر شئے کا خلق کرنے والا ہے بندوں کے دلوں اور نیتوں میں جو کچھ ہے وہ پہلے سے جانتا ہے اور اُس پر کوئی چیز پوشیدہ

نہیں ہے زمین و آسمان میں جو ذرہ برابر شئی بھی ہے اس سے چھپی ہوئی نہیں اس کا علم ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے اور ہر شئے کی مقدار یعنی وہ کتنی ہے اچھی طرح جانتا ہے۔ (یعنی کلیات و جزئیات سب کو جانتا ہے) ہر شئے کے لئے اسی نے مدت مقرر کر دی ہے وہ ہر شئے کو جانتا ہے اور تفصیلی خبر رکھتا ہے تمام حمدیں اس کے لئے ہے جس نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے خلق کیا اور اپنے بندوں کو اپنی معرفت کیلئے پیدا کیا وہ پہلے سے جانتا تھا کہ کون میری اطاعت کریگا اور کون میری نافرمانی اور گناہ کریگا اس نے واضح طریقہ اور صاف عنوان سے بتا دیا تھا کہ میری مرضی کا ہے میں ہو اور ناراضگی کا ہے میں اس نے بندوں کے لئے نجات کے راستہ مقرر کر دیئے تھے اور گمراہی و ہلاکت کے طریقہ بھی بتا دیئے تھے بندوں پر اپنی حجت ظاہر کر دی تھی اور معذرت معدوم کر دی تھی اور جس دین سے وہ راضی تھا وہی دین بندوں کے لئے معین کیا تھا اور اسی کیوجہ سے بندوں کو مکرم کیا اور جن لوگوں نے اسکی رسّی کو پکڑ لیا تھا اور حبل الٰہی کے متوسل ہو گئے تھے وہی اس کے دوست اور پیرو ہو گئے اور جنھوں نے خدا کی رسّی سے منھ پھیرا وہی دشمن خدا اور گنہگار ہوئے تاکہ ہلاکت و گمراہ ہونے والا دلیل سے گمراہ ہو اور ہدایت یافتہ ثبوت کے ذریعہ ممتاز ہو یقیناً خداوند عالم سننے والا اور جاننے والا ہے اور حمد کے قابل ہے وہ ذات جس نے محمدؐ کو رسالت کے لئے تمام کائنات سے منتخب کیا اور اپنی رسالت کے لئے چنا اور ان کو ہدایت کے لئے اور مرتضیٰ دین کے لئے اپنے تمام بندوں کے لئے بھیجا اور ان پر اپنی کتاب بھیجی جو اس کے احکام کی ظاہر اور واضح کرنے والی تھی اور اس نے نصرت و غلبہ کا وعدہ بھی کیا اور غلبہ و دلیل واضح کیساتھ انکی تائید بھی کی جس نے ان سے ہدایت چاہی ہدایت یافتہ ہوا اور جس نے ان کی

لبیک لبیک کہی وہ اپنی گمراہی سے ہوشیار اور بینا ہو گیا اور جس نے ان سے منھ پھیرا وہ گمراہ ہو گیا یہاں تک کہ خدا نے انکی رسالت کی دلیلوں کو روشن کر دیا اور انکی نصرت کر کے انکو غالب قرار دیدیا اور ان کے مخالفین کو ذلیل کیا اور اپنے وعدہ نصر و غلبہ کو پورا کیا اور انکی رسالت کو ختم کیا اور انکو اس حالت میں اپنی طرف بلایا کہ حضرت اپنے امر کو امت تک پہونچا چکے تھے اور انکی رسالت کی کامل تبلیغ کر چکے تھے اپنی امت کے لیے نصیحت کرنے والے تھے بہترین ہدایت و رضاء الٰہی کے ساتھ اپنے رب کی طرف واپس ہو گئے۔

خداوندا ان پر رحمت نازل کر بہترین رحمت کامل ترین رحمت جلیل و عظیم ترین و پاک و پاکیزہ رحمت اور اُن کی آل طیبین پر (یہاں سے تھوڑی عبارت کا ترجمہ چھوڑ کر) اے گروہ مردم اللہ عزوجل نے جب محمد مصطفیٰؐ کو اپنے دین کے لیے مبعوث کیا اور انکی تبلیغ کا حکم دیا تو حضرتؐ نے اپنے دادا کی اولاد سے شروع کیا اور انکو خدا کی طرف بلایا اور انکو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور انکو نصیحت دی اور اچھا راستہ بتایا تو جس نے لبیک کہی اور انکی تصدیق کی وہ انھیں ہی کے دادا کی اولاد میں چند تھے جو بعض ایمان لانے والے تھے ان چیزوں پر جو وہ خدا کی طرف سے لائے تھے اور بعض محض انکی نصرت کرنے والے تھے۔ حالانکہ انھوں نے ایمان کو ظاہر نہیں کیا تھا صرف انکی عزت اور ان پر شفقت کیوجہ سے جو کچھ علم خدا میں گذر چکا تھا اور مشیت خدا جسکی مقتضی تھی حضرت کی خلافت اور میراث کے بارے میں تو جو مومن تھا اس نے انکی نصرت میں جہاد کیا اور دو سروں نے اُن کے دشمنوں کو ان سے دور اور ستانے والوں سے انکو محفوظ رکھا اور انکی طرف آنے

والوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھا اور ان سے بیعت کرنے والوں ......
جائے پناہ دی اور دشمنوں کی ستانے کی ترکیبوں کا تجسس کیا اور مخالفین کے مکر و فریب
سے جواب مکر سے حضرت کو بچایا یہاں تک کہ ہدایت عام کا وقت آ گیا اور بنی عام
بھی سب ہدایت میں داخل ہو گئے اور کھل کر ایمان لے آئے ......
اور ان کے خاندان کے وہ کے لوگوں نے جو بیٹے تھے انھوں نے حضرتؐ کو ستایا پریشان
کیا جھٹلایا تکلیفیں دیں اذیتیں دیں کھل کر دشمنی و عداوت کی جنگ کے لئے میدان
میں آئے اور مقابلہ کیا اور اسلام لانے والوں کو روکا اور تکلیفیں دیں ان میں سب سے
زائد دشمن اور مخالف سب سے پیش پیش ہر جنگ علم بنی مخالفت بلند کرنے والا اور ہر
میدان میں رائیت بغاوت حضرتؐ کے مقابلہ میں لانے والا جنگ بدر و احد و
خندق و فتح مکہ میں ابو سفیان بن حرب اور اس کے متبعین بنی امیہ میں سے
جو کہ کتاب خدا میں بھی ملعون اور رسول اللہ صلعم کی زبان سے بہت سے مقام
پر لعنت کئے گئے ہیں اس لئے کہ قدرت کو ان کے ابتدائی حالات معلوم
تھے کہ یہ کیا کریں گے اور ان کے نفاق سے وہ اچھی طرح واقف تھا حضرتؐ
نے ان لوگوں سے جہاد کیا اور اُن کے مکر و فریب کو دفع کیا یہاں تک
کہ وہ لوگ مغلوب ہوئے اور امر خدا بلند ہوا حالانکہ یہ لوگ اسلام سے
کراہت کر رہے تھے مگر مجبوراً ظاہری اسلام قبول کیا اور دکھانے کے لئے
کلمہ پڑھا حضرتؐ اُن کے دل کے حالات سے واقف تھے اور دیگر مسلمان
بھی جانتے تھے اس لئے یہ لوگ مؤلفۃ القلوب میں داخل ہوئے اور اس پر
ان لوگوں کو بھی راضی ہونا پڑا اور وہ مقامات جہاں خدا اور رسول نے

ان پر لعنت کی ہے قول خداوند عالم اور شجرہ ملعونہ قرآن میں اور ہم نے انکو بہت ڈرایا مگر ان میں کفر طغیان بڑھتا ہی گیا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس آیت سے بنی امیہ مراد ہیں اور سوالی لعنت کا ایک مقام کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ابو سفیان گدھے پر بیٹھا ہے اور معاویہ اسکو ہنکا رہا ہے اور یزید بن ابی سفیان اسکو کھینچ رہا ہو تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا سوار اور کھینچنے والے اور ہنکانے والے پر لعنت کرے اور دوسرا مقام لعنت کا جب عثمان کے ہاتھ پر بیعت ہو رہی تھی تو ابو سفیان نے ان سے کہا کہ خلافت کا گیند تمہارے ہاتھ میں آ رہا ہے اس کو بنی امیہ میں گھماؤ یہ تو حکومت و سلطنت ہے کیسی جنت اور کیسا جہنم اور یہ کھلا ہوا کفر ہے جس پر خدا کے رسول نے لعنت کی ہے اور رسول اللہ نے جو خواب دیکھا تھا اور پریشان و رنجیدہ اٹھے تھے جس کے بعد حضرت کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا اور قدرت نے تسکین قلب رسول کے لیے آیت اتاری ہم نے تم کو خواب میں جو کچھ دکھایا وہ آنے والا فتنہ ہے۔ لوگوں میں صحیح راویوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خواب میں دیکھا کہ بنی امیہ حضرت کے منبر پر چڑھ اور اتر رہے ہیں نیز رسول صلعم نے حکم بن عاص کو مدینہ سے نکال دیا اسلیے کہ وہ حضرت کی نقلیں کر کے مذاق اڑاتا تھا اور حضرت نے اسکو بددعا دی تھی جب بددعا کا اثر اس میں عمر بھر رہا اور حضرت کا خواب بنی مروان میں ظاہر ہوا کہ ان لوگوں نے ظلم و خونریزی کی کوئی حد باقی نہ رکھی ہے اور نیز خداوند عالم نے رسول کی تسکین قلب کے لیے سورۂ قدر میں فرمایا کہ شب قدر ہزار راتوں سے بہتر ہے اس لیے کہ ہزار مہینوں بنی امیہ کی حکومت رہی تھی و مقصود قدرت یہ ہے کہ رسول شب قدر تمھارے لیے اور تمھاری اولاد کے لیے حکومت بنی امیہ کی ہزار راتوں

سے بہتر ہو گی) اور نیز جب رسول اللہ صلعم نے کچھ کہنے کے لئے معاویہ کو بلوایا اور وہ کھانا کھا رہا تھا نہیں آیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اس کے پیٹ کو کبھی نہ بھرے اس پر وہ جائے کبھی معاویہ کا پیٹ نہیں بھرتا تھا بلکہ کھاتے کھاتے تھک کر چھوڑ دیتا تھا اور نیز رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اس دروازہ سے ابھی میری امت کا وہ شخص آئے گا جس کا حشر میری امت پر نہ ہوگا کہ اتنے میں معاویہ اسی دروازہ سے آیا اور نیز رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو قتل کر دو اور نیز وہ حدیث مرفوع اور مشہور ہے جو حضرتؐ نے فرمائی۔ کہ معاویہ آگ کے صندوق میں جہنم کے آخری حصہ میں ہوگا اور وہاں چیخ رہا ہوگا یقیناً میں نے گناہ کیے اور میں بڑا فسادی تھا اور نیز معاویہ نے اس سے جنگ کی جو مسلمانوں سے بہتر اور سب سے پہلے اسلام کرنے والا ہے اور جس کا ذکر داثر سب سے بہتر ہے علی ابن ابی طالبؑ جن کے حق سے معاویہ نے باطل کیا تھا مقابلہ کیا اور انکے ساتھ والوں سے ضلالت وگمراہی کے ساتھ جنگ کی اور وہ اس کا باپ ہمیشہ حق کے خلاف جنگ کرتا رہا اور نور خدا کے بجھانے اور حق کے مٹانے کی کوشش کرتا رہا اور خدا نے نہ چاہا مگر یہ کہ وہ اپنے نور کو کمال کے ساتھ باقی رکھے مشرکین کتنی ہی کراہت کریں بے وقوف اور جاہل اپنے مکر سے مخالفت کرتے رہے اور انکی بغاوت جسکی خبر رسول اللہ دے گئے تھے اور عمار سے فرما گئے تھے کہ اے عمار عنقریب گروہ باغی تم کو قتل کریگا تم ان کو نیکی کی طرف ۔۔۔ بلاتے ہوگے اور وہ تم کو جہنم کی طرف دعوت دیتے ہوں گے یہ لوگ ظاہری اسلام دنیا کے لئے ماننے والے تھے اور آخرت کے لئے کافر تھے گروہ اسلام سے خارج تھے۔ حرام خود

کو حلال سمجھتے تھے یہاں تک کہ ان لوگوں نے بہترین مسلمانوں کا اتنا خون بہایا
کہ جس کا شمار مشکل ہے وہ مسلمان جو دین خدا کی حفاظت کرنے والے اور
حق کی نصرت کرنے والے اللہ کے لئے جہاد کرنے والے گناہ سے بچانے کی کوشش
کرنے والے ان کی اطاعت نہیں کی گئی اور ان کے احکام رد کر دیئے گئے انھوں
نے انتقام نہیں لیا ان کے دین کی مخالفت کی گئی انھوں نے صبر کیا اور کہاں
گمراہی کا سر بلند ہو سکتا ہے اور دعویٰ باطل فروغ پا سکتا ہے حالانکہ کلمۃ الٰہی
بلند ہے اور اسی کے دین کی نصرت کی گئی ہے اور اسی کا حکم قابل اتباع اور
چلنے والا ہے اور اسی کا امر غالب ہے۔ بہر وہ چیز جس کی وجہ سے یہ لوگ قابل لعنت ہیں
بہترین خدا والے صحابہ و تابعین کا قتل ان کے ہاتھ جو صاحب فضل و دیانت
تھے جیسے عمر ابن حمق و حجر بن عدی جیسے لوگوں کو صرف اس لئے قتل کیا
کہ اسکو عزت و ملک و غلبہ حاصل ہو (ہرگز نہیں) عزت و ملک قدرت
سب اللہ کے لئے ہے خداوند عالم اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ
ولعنہ واعد لہ عذابا الیما۔ ترجمہ جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے

اور وہ چیز جس کی وجہ سے معاویہ قابل لعنت ہوا فیصلہ رسول کی جانب سے زیاد
ابن ابیہ کو اپنے نسب میں ملانا یہ فعل اس کا خدا پر جرأت تھی حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ
لوگوں کو انکے باپ کے نام سے پکارو اور رسول اللہ نے فرمایا کہ ملعون ہے وہ شخص جو
اپنے غیر باپ کی طرف منسوب ہو اور غلام غیر آقا کی طرف کہا جائے اور حضور نے
فرمایا کہ فرزند صاحب فرش کے لئے (یعنی وہ شخص جو اس کی ماں کا شوہر ہو) اور زنا کرنے

فرش پر لیٹنے والا ہو) اور زنا زادہ کیلئے پتھر ہے) پھر معاویہ نے حکم خدا اور سنت رسول کی مخالفت کی اعلان کیساتھ اور اس دعوی کی وجہ سے اپنی بہن ام حبیبہ زوجۂ رسول کے سامنے لے گیا احترام خدا و رسول کو خاک میں ملا دیا اور معاویہ کے قابل لعنت ہونے میں یہ چیز کہ اس نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا قائم مقام بنایا جو بڑا نشہ باز شرابی مرغ و بندر پالنے والا اور ساز سے لہو و لعب کرنے والا افضل ترین مسلمانوں سے ظلم و جبر کر کے ڈرا دھمکا کے بیعت لی حالانکہ معاویہ یزید کی گناہ سے لغویات سے شراب خواری احکام خدا اور رسول کی مخالفت سے اچھی طرح واقف تھا کو جب یزید کو تمکن و اطمینان حکومت کی طرف سے ہو گیا تو اپنے خاندان کے کافروں کا جو رسول اللہ سے مقابلہ کر کے قتل ہو چکے تھے مسلمانوں سے انتقام لینا شروع کیا اور مدینہ والوں پر وہ ظلم کیا کہ جسکی کوئی حد نہ تھی سیکڑوں صحابہ رسول کو قتل کیا مسجد رسول کی اہانت کی جسکو واقعہ حرہ کہتے ہیں اور اپنے اشعار میں اسکا ذکر کیا جو مشہور ہیں یہی وہ چیز ہے جو اسکو بے دین بتاتی ہے اور اسکی نظر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو نہ خدا و رسول سے مطلب تھا نہ کتاب سے غرض نہ احکام خدا و رسول اسکی نظر میں اور اسکے لغویات اور گناہوں میں سب سے بدترین ان کا گناہ اور مخالفت خدا و رسول۔ قتل حسین بن علی و فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم باوجود اس عزت و احترام کے جو انکو رسول سے حاصل تھی اور جو کچھ دین میں انکی منزلت تھی جنکے لئے اور جن کے بھائی کے لئے رسول فرماتے تھے کہ دونوں سردار ہیں جوانان اہل جنت کے یہ یزید کی خدا پر جرأت تھی اور دین الٰہی سے کفر تھا اور رسول سے دشمنی و عداوت تھی یوں یزید نے ...

ساتھ برتاؤ کیا جیسے کفار ترک و دیلم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔
یہ تحریر ہے خلیفۃ المسلمین معتضد باللہ کی جس میں سے کچھ میں نے غیر ضروری چھوڑ کر ترجمہ کر دیا۔

سیوطی نے اپنی تاریخ الخلفا میں لکھا ہے معتضد باللہ کی ۲۸۴ھ میں بیعت ہوئی اور خلیفہ نے حکم دیا کہ منبروں پر معاویہ پر لعنت کی جائے عبیداللہ ان کے وزیر نے روکا بھی مگر اس نے سماعت نہ کی اور ایک مضمون لکھا جس میں فضائل امیر المومنین اور معاویہ کے عیوب و برائیاں لکھیں غالباً یہ وہی مضمون ہے اسکے علاوہ علامہ ابن عقیل حنفی نے بھی پوری کتاب ۱۲۰ صفحوں کی عیوب معاویہ اور معاویہ پر لعنت کے جواز پر لکھی ہے اور آیات قرآنی اور احادیث رسول سے جواز لعنت کو ثابت کیا ہے میں انکی کتاب سے بھی کچھ اقتباسات ترجمہ کے ساتھ پیش کرتا ہوں تاکہ حقیقت معاویہ بالکل واضح ہو جائے۔

(۱) فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولٰئک الذین لعنهم اللہ فاصمهم واعمیٰ ابصارهم

کیا عجب ہے جب تم کو حکومت مل گئی تو تم زمین میں فساد برپا کرو گے۔ اور قطع رحم کرو گے یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور انکو گونگا اور بہرا کر دیا ہے۔

(۲) ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنهم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لهم عذابا مهینا۔

یقیناً جو لوگ خدا و رسول کو اذیت دیتے ہیں۔ خدا اُن پر دین و دنیا میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے بدترین عذاب مقرر کیا ہے۔

(۳) فاذن مؤذن بینهم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین

تو آواز دینے والے نے پکار کے کہا۔ انکے درمیان میں کہ ظالمین پر اللہ کی لعنت۔

(۴) لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم

حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ ابن مریم کی زبان پر وہ بنی اسرائیل ملعون ہیں جنھوں نے کفر اختیار کیا۔

(۵) یوم لا ینفع الظالمین معذرتھم ولھم اللعنة ولھم سوء الدار۔

اُس دن کسی ظالم کی معذرت اُس کو فائدہ نہیں پہونچائے گی اور اُن کے لئے لعنت اور اُنکے لئے بُرا گھر ہے۔

(۶) ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما۔

جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اسکی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اُس پر خدا کا غضب اور لعنت ہے اور بڑا عذاب اُسکے لئے تیار ہے۔

(۷) فبما نقضھم میثاقھم لعناھم وجعلنا قلوبھم قاسیة یحرفون الکلم عن مواضعه

اُن کے سخت وعدوں کو توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے قلوب ٹیڑھے کر دیے گئے اُنھوں نے کلام (الٰہی کو) اُنکے ٹھکانوں سے بدل دیا۔

(۸) والذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقه ویقطعون ما امر اللہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لھم اللعنة ولھم سوء الدار۔

جو لوگ سخت عہد کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن احکام الٰہی کے ملانے کا حکم ہے اُن کو قطع کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں انھیں پر لعنت ہے اور اُن کے لئے بُرا گھر ہے۔

(۹) وجعلناهم ائمة یدعون الی النار ویوم القیامة لا ینصرون واتبعناهم فی هذه الدنیا لعنة ویوم القیامة هم من المقبوحین

اور وہ جو جہنم کی طرف بلانے والے امام بنائے گئے ہیں اُن کو قیامت کے دن کچھ دکھائی نہیں دیگا۔ اور ہم نے اُن کے پیچھے دنیا و آخرت میں لعنت لگا دی ہے وہ نہایت قبیح ہیں

(۱۰) ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا اولئک یعرضون علی ربھم ویقول الاشہاد ھولاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنة اللہ علی الظالمین

اور جو ظلم کرے ان لوگوں میں سے جنھوں نے خدا پر جھوٹی تہمتیں باندھی ہیں وہ لوگ خدا کے سامنے پیش ہونگے اور اُن کے جھوٹ پر گواہیاں گذریں گی۔ یاد رکھو اللہ کی لعنت ظالمین پر ہے۔

خدا جل جلالہ نے ان آیات میں زمین پر فساد کرنے والوں پر لعنت کی ہے اور قطع رحم کرنے والوں پر لعنت کی ہے اور خدا و رسول کو اذیت دینے والوں پر لعنت کی ہے اور ظالمین پر کئی مقاموں پر لعنت کی ہے اور سرکشی کرنے والوں اور منہیات خدا (یعنی جن چیزوں کو خدا نے منع کیا ہے) پر عمل کرنے والوں پر لعنت کی ہے اور جو عمداً کسی مومن کو قتل کرے اُس پر لعنت کی ہے اور جو شخص وعدہ کرکے اُس پر عمل نہ کرے اُس پر لعنت کی ہے اور وہ ائمہ جو جہنم کی طرف لیجانے والے ہیں اُن پر لعنت کی ہے اور جو خدا پر جھوٹ باندھیں اُن پر لعنت کی ہے اور رسول اللہ نے جو لعنتیں کی ہیں وہ یہ ہیں۔

نمبر ۱ جو کوئی نئی چیز مذہب میں داخل کرے اس پر لعنت۔

نمبر ۲ جو شخص کسی مسلمان کو نقصان پہونچائے اُس پر لعنت یا اُس کے ساتھ مکر کرے اس پر لعنت۔

نمبر۳- جو شخص حضرتؐ کے بچے اور مومن اصحاب کو گالیاں دے اُس پر لعنت۔

نمبر۴- رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت۔

نمبر۵- چوری کرنے والے پر لعنت۔

نمبر۶- شراب پینے والے پر لعنت اور بیچنے والا اور لیجانے والا جس کے پاس لیجا

سب پر لعنت۔

نمبر۸- حضرتؐ نے فرمایا جو عمار یاسر پر لعنت کرے اُس پر خدا کی لعنت۔

نمبر۹- حضرتؐ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کا کسی چیز میں ولی ہو اور کسی پر حکم خدا کے

خلاف حکم جاری کرے اس پر لعنت۔

نمبر۱۰- جو اہل مدینہ کو ظلم کے ساتھ ڈرائے اس پر لعنت۔

ان تمام مقامات لعن میں کونسی ایسی صفت ہے جو معاویہ گمراہ میں نہ تھی اور بہ

عموم آیت میں معاویہ داخل ہے اور جو کچھ کتاب خدا میں آیا ہے اُس پر عمل اور رسول اللہ

کی پیروی و اتباع ہی عین مطلوب و شریعت ہے نہ او نہ عالم اپنے کلام پاک میں ارشا

فرماتا ہے کہ تم پر اتباع رسولؐ ضروری ہے اور اسیطرح اُسی طرح ائمہ کی بھی ضروری ہے اسلیے

کہ وہ معصوم ہیں اور معاویہ پر اکثر لوگوں نے لعنت کی ہے ائمہ نے کر بھی اور اشارہ کر

بھی اور تمام لوگوں سے بڑے اور امام جن کی ہدایت پر عمل اور جن کے فعل کی اقتدا ضرور

ہے وہ جن کے لئے خدا نے حق کو تابع قرار دیا ہے کہ جدہر وہ جائیں حق ساتھ جائے جو باب

مدینہ علم رسول سیدنا امیر المومنین اور یعسوب الدین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ حضرت

جب نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو فرماتے تھے کہ خداوندا لعنت کر معاویہ اور عمر عاص

ابو الاعور و حبیب و عبد الرحمان بن خالد پر و ضحاک ابن یزید و لیدہ پر۔ ابن اثیر

وغیرہ نے اسکو نقل کیا ہے۔

اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی (یہ محدثین اہلسنت میں ہیں) نے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن
ابن معقل کہتا ہے میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ نماز صبح پڑھی تو حضرت نے قنوت
میں معاویہ اور اس کے ساتھیوں پر اور ابو الاعور اور اس کے ساتھیوں پر عبد الرحمن
بن قیس اور انکے ساتھیوں پر لعنت کی (علامہ ابن عقیل کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں) ابو الاعور سلمی معاویہ
کے ناصروں میں تھا اس پر رسول اللہ صلعم نے بھی لعنت کی ہے جس کو علامہ ابو نعیم نے اپنی سند
سے لکھا ہے امام ذہبی وغیرہ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ عمرو عاص نے منبر پر جاکر امیر المومنین علی کرم
اللہ وجہہ کے خلاف کچھ بیان کیا پھر مغیرہ نے منبر پر جاکر حضرت کو برا بھلا کہا تو لوگوں نے امام حسن سے کہا کہ آپ
بھی منبر پر جاکر کچھ فرمائیے تو حضرت نے فرمایا کہ اس شرط سے میں کہوں گا کہ اگر سچ کہوں تو لوگ
اسکی تصدیق کریں اگر غلط کہوں تو یہ لوگ مجھے جھٹلائیں ان لوگوں نے منظور کیا اور حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و نعت کے بعد فرمایا کہ اے عمرو اور اے مغیرہ میں تمہیں خدا کی قسم
دیکر پوچھتا ہوں بتاؤ کہ رسول اللہ نے سائق (ہانکنے والے) اور راکب پر لعنت کی تھی (یعنی معاویہ اور
اس کا بھائی یزید اور ابو سفیان) ان دونوں نے اقبال کیا پھر حضرت نے معاویہ اور مغیرہ
کو قسم دیکر پوچھا کہ بتاؤ رسول اللہ نے عمرو عاص پر کئی مرتبہ لعنت کی دونوں نے اقرار کیا پھر
حضرت نے معاویہ اور عمرو عاص کو قسم دیکر پوچھا کہ بتاؤ رسول اللہ نے مغیرہ اور بنی مغیرہ پر
لعنت کی دونوں نے اقرار کیا اسکے بعد امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خدا کا شکر
کہ تم نے اس ذات سے تبرا کیا جسکی عزت اور جس کا احترام اور جس کی خلعت ہمیشہ بجا لا
یا کرتے تھے اور کبھی حضرت نے کوئی حرف انکے خلاف نہیں فرمایا اس روایت کو
ابن حجر نے تطہیر الجنان میں ذکر کیا ہے) اور بعض محدثین کا یہ کہنا ہے کہ کسی شخص معین پر لعنت کرنا

جائز نہیں ہے۔ غلط ہے اسلئے کہ خداوند عالم نے قرآن شریف میں جو لعان کا ذکر فرمایا ہے
اُس میں شخص معین ہی پر لعنت کرتا ہے جو مرد و عورت دونوں طرف سے ہے حالانکہ دونوں مسلمان
ہوں گے اور لعان کے بعد بھی مسلمان رہیں گے۔ نیز رسول اللہ نے نام لے کر لعنت کی۔ ابو سفیان
ابن حرب پر سہل بن عمر پر عمرو بن عاص پر ابو الاعور سلمی پر حکم بن عاص پر اور اس کے بیٹے مروان
پر اور ان کے علاوہ اور لوگوں پر اور اجلۂ صحابہ نے نام لے کر لعنتیں کی ہیں جیسے معاویہ پر
لعنت کی گئی اور عمرو عاص اور حبیب اور عبد الرحمان ابن خالد اور ضحاک ابن یزید او بسر ابن
ارطاط اور ولید اور زیاد اور حجاج بن یوسف اور ان کے علاوہ لوگوں پر لعنتیں کی گئی ہیں جن کا
شمار مشکل ہے حسان بن ثابت نے ہند زوجۂ ابو سفیان پر رسول اللہ کے سامنے لعنت کی اور
حضرت خاموش رہے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید پر لعنت کی جب انھوں نے
مالک بن نویرہ کو بے قصور قتل کیا) علیؑ نے عبد اللہ ابن زبیر پر لعنت کی قتل عثمان کے موقع پر
عبد اللہ بن عمر نے اپنے بیٹے بلال پر تین مرتبہ لعنت کی امام مالک نے عمرو ابن عبید پر لعنت کی
اور امام ابو حنیفہ نے بھی کہا خدا عمرو ابن عبید پر لعنت کرے لہذا غزالی اور اُن کے تابعین کا
کہنا کہ شخص معین پر لعن جائز نہیں سوائے کافر کے یہ غلط ہے اور کتاب و سنت کے خلاف
یہ تھوڑی سی عبارت میں نے نصائح کافیہ سے مشتے نمونہ از خروارے کا بھی ترجمہ کر دیا کہ
معاویہ کا معاملہ بالکل آئینہ ہو جائے اور حق کی طرف آنے والوں کے لئے کافی ہو۔

تشخیص ناکثین و قاسطین و مارقین

خلیفہ عباسی اور ابن عقیل حنفی کی تحریر و تحقیق کے بعد ناظرین پر یہ اچھی طرح واضح
ہو گیا کہ بنی امیہ اور خاص کر معاویہ وغیرہ تو صحیح معنوں میں اسلام لائے ہی نہیں تھے

کہ محض کفر کے چہرے پر اسلام کی نقاب ڈالے ہوئے تھے اور جانتے تھے کہ بغیر
کے کامیابی مشکل ہے۔ اور حق کے مقابلہ میں آنے کا یہی ایک راستہ ہے۔
چنانچہ معاویہ نے یہی کیا جس نے قتل عثمان کے بعد موقع ملا اور امیرالمومنین پر قتل
عثمان کا الزام لگایا۔ اور اصل معاویہ کا مطلب بھی یہی تھا کہ عثمان قتل ہوجائیں [illegible]
مجھے علیؑ پر تہمت رکھ کے حکومت حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔

عثمان نے جب معاویہ سے مدد طلب کی تو انھوں نے لشکر تو روانہ کردیا مگر [illegible]
جنگ نہ کرنا میرے حکم کا انتظار کرنا یہاں تک کہ عثمان قتل ہوگئے اور لشکر شام
جو بیرون مدینہ رکا ہوا تھا واپس چلا گیا اور معاویہ کا مطلب حاصل ہوگیا اور انھوں نے کہنا شروع
کیا کہ علیؑ نے عثمان کو قتل کیا۔ رسول اللہ صلعم رسالت ان تمام چیزوں سے واقف تھے
اس لئے امیرالمومنینؑ کو ان لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دے گئے تھے تاکہ دنیا سمجھ [illegible]
یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ چنانچہ تمام محدثین نے اس چیز کو لکھا ہے۔ میں چند کتابوں [illegible]
سے ناظرین کو اس کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

علامہ ذہبی۔ میزان الاعتدال ج [illegible] صفحہ [illegible] پر لکھتے ہیں:

ابو ایوب انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہم کو ناکثین و قاسطین و
مارقین سے جنگ کرنے کا حکم دیا تو میں نے عرض کی کس کے ساتھ رہ کر فرمایا
علیؑ کے ساتھ رہ کر۔

علامہ ہیثمی مجمع الزوائد ج [illegible] صفحہ [illegible] پر لکھتے ہیں:

مخنف ابن سلیم کہتے ہیں کہ میں ابو ایوب انصاری کے پاس ہو چکا وہ
صفا میں اپنے گھوڑے کو گھاس کھلا رہے تھے تو میں نے ان سے کہا کہ ابو ایوب

تم نے رسول اللہ کے ساتھ رہ کر مشرکین سے جہاد کیا اور اب مسلمانوں سے
لڑنے کے لئے آئے ہو۔ تو ابو ایوب نے کہا کہ مجھے رسول اللہ نے تین گروہوں کے ساتھ
جنگ کرنے کیلئے کہا تھا: ناکثین، قاسطین و مارقین، تو میں ناکثین و قاسطین کے
ساتھ تو جنگ کر چکا اب انشاء اللہ مارقین سے بھی جنگ کروں گا۔ نہروانات
میں مگر مجھے معلوم نہیں وہ کہاں ہیں؟

طبرانی نے اسکی روایت کی ہے۔ یہی عبارت قریب قریب علامہ حموینی نے فرائد السمطین
میں اور علامہ کنانی مصری کی تنزیہ شریعہ مرفوعہ۔ ج ا صفحہ ۳۸۷ پر لکھی ہے اور علامہ حسام الدین
منتخب کنز العمال ج ۵ صفحہ ۴۱ پر لکھتے ہیں:۔

ابو صادق کہتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری۔ ہمارے پاس عراق میں گئے۔
تو میں نے اُن سے کہا۔ کہ اے ابو ایوب خدا نے تم کو صحبت نبیؐ کا شرف عنایت کیا
اور رسول اللہ مدینہ میں آئے تو تمہارے گھر میں مقیم ہوئے۔ اس شرف کے بعد تمہیں
کیا ہے کہ تم ان لوگوں (یعنی مسلمانوں سے) جنگ کے لئے جا رہے ہو پہلے۔ ایک مرتبہ
اُدھر گئے (یعنی جمل میں) اور اب اِدھر جا رہے ہو۔ ابو ایوب نے کہا کہ رسول اللہ
نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ علیؑ کے ساتھ رہکر ناکثین سے جنگ کرنا۔ تو میں نے ان سے
جنگ کی۔ اور حضرتؐ نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ کہ قاسطین سے جنگ کرنا علیؑ
کے ساتھ رہکر تو اب ادھر جا رہا ہوں۔ اور مجھ سے عہد لیا تھا کہ مارقین سے علیؑ
کے ساتھ رہ کر جنگ کرنا تو مجھے معلوم نہیں وہ کب ہوگا۔

علامہ بدخشی نے مفتاح النجا صفحہ ۶۶ پر بھی ابو ایوب ہی سے ایسا ہی لکھا ہے۔
علامہ امرتسری۔ ارجح المطالب صفحہ ۶۰۳ پر لکھتے ہیں:۔

عتاب ابن ثعلبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو ایوب انصاری نے زمانۂ خلافت عمر میں کہا کہ رسول اللہ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ ناکثین و قاسطین و مارقین سے جنگ کروں۔ اس حدیث کے واضح کرنے والے ابن عساکر ہیں۔ حاکم نیشاپوری نے مستدرک ج ۳ ص ۱۳۹ پر اسی طرح حدیث ابو ایوب سے لکھی ہے۔

ابن ابی الحدید معتزلی شرح نہج البلاغہ میں ج ۳۔ ص ۲۲۵ پر لکھتے ہیں۔

یہ چیز رسول اللہ سے ثابت ہے۔ کہ رسول اللہ نے امیر المومنین سے فرمایا تھا کہ علی تم میرے بعد ناکثین و قاسطین و مارقین سے جنگ کرو گے۔ تو ناکثین اصحاب جمل ہیں اس لیے کہ انھوں نے حضرت علی سے بیعت کر کے بیعت توڑ دی۔ اور قاسطین اہل شام ہیں۔ اور خدا نے ان دونوں کے لیے قرآن میں فرمایا ہے۔ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ۔ اور قاسطین کیلئے فرمایا۔ اما القاسطون فکانوا لجھنم حطبا۔ یعنی جنھوں نے بیعت توڑ دی تو انھوں نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا اپنے نفسوں کو نقصان پہنچایا۔ اور قاسطین جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ اور مارقون خوارج ہیں۔

علامہ اخطب الخطباء خوارزمی نے مناقب۔ ص ۵۲ پر۔ اور شمس الدین ذہبی نے تلخیص مستدرک ج ۳ ص ۱۳۹ پر یہ حدیث لکھی ہے۔

اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ۔

علقمہ اور اسود دونوں ابو ایوب انصاری کے پاس اس وقت آئے جب وہ جنگ صفین سے واپس ہوئے اور ابو ایوب سے کہا کہ اے صحابی رسول خداوند عالم نے تم کو یہ شرف اور بزرگی عنایت فرمائی کہ رسول اللہ کو تمہارے

گھر میں مہمان کرایا اور رسولؐ کے ناقہ کو تمہارے گھر پر ٹھہرایا اور یہ شرف مدینہ
کے کسی شخص کو عنایت نہیں فرمایا۔ اور تم اپنی سواری پر بیٹھ کے لا الٰہ الا اللہ
کہنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے گئے۔ تو ابو ایوب نے جواب دیا کہ دیکھو رسولؐ
نے مجھے تین گروہوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا علی بن ابی طالب کے ساتھ رہ کر۔
ناکثین و قاسطین و مارقین کے ساتھ (ز) ناکثین تو اہل جمل طلحہ اور زبیر وغیرہ
تھے اور قاسطین جن سے میں جنگ کر کے واپس ہوا ہوں۔ یعنی معاویہ اور عمرو
بن عاص وغیرہ تھا اور مارقین وہ اہل نہروان ہیں۔ اور خدا ہی جانتا ہے
وہ کون ہیں۔ لیکن انشاء اللہ ان سے بھی ضرور جنگ کروں گا۔

اور خوارزمی نے اپنے مناقب میں ص۱۲۱ پر لکھا ہے۔

سعد بن عبادہ راوی ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھے حکم
دیا ہے کہ میں ناکثین و قاسطین و مارقین سے جنگ کروں گا تو ناکثین تو اہل
جمل ہیں اور قاسطین اہل شام ہیں اور مارقین اہل نہروان یعنی حرورہ
(خوارج) ہیں۔

بالکل یہی عبارت فرائد السمطین اور ارجح المطالب ص۶۰۱ میں بھی ہے۔
حافظ خطیب بغدادی تاریخ بغداد ج ۸ ص۳۴۰ پر لکھتے ہیں۔

خلید عصری کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنینؑ کو جنگ نہروان میں کہتے
سنا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھے ناکثین و قاسطین و مارقین
سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا۔ نیز تاریخ بغداد ج ۱ ص۲۴۷ پر بھی ہے

نیز تاریخ بغداد ج ۱۳ ص۱۸۶ پر بھی عقیصا سے روایت کی ہے کہ میں نے

امیر المومنین کو یہی کہتے سنا تھا۔

شاہ سلیمان بلخی حنفی نے ینابیع المودۃ ص[illegible] پر ابو سعید تیمی سے یہی روایت لکھی ہے
علامہ ابن اثیر نے نہایۃ اللغۃ ج [illegible] ص[illegible] پر اور علامہ ابن منظور مصری نے لسان العرب
ج [illegible] ص[illegible] پر۔ اور علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد ج ۲ ص[illegible] پر اور علامہ شیخ محمد طاہر
علی صدیقی نے مجمع بحار الانوار ج ۳ ص[illegible] ۹۵ ۳ پر اور علامہ زبیدی نے تاج العروس
ج [illegible] ص[illegible] پر یہی عبارتیں لکھی ہیں۔

خطیب خوارزمی نے مناقب ص[illegible] سے اور امرتسری نے ارجح المطالب
ص[illegible] پر ابو سعید خدری سے روایت کی ہے۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ:-

ہم کو رسول اللہ صلعم نے ناکثین و قاسطین و مارقین سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔
تو ہم نے رسول اللہ سے عرض کیا یا حضرت ہم کس کے ساتھ رہ کر ان لوگوں
سے جنگ کریں گے تو حضرت نے فرمایا صرف علی کے ساتھ اور علی ہی کیساتھ
رہ کر عمار شہید ہوں گے۔

علامہ علی ابن ابی بکر مجمع الزوائد ج [illegible] ص[illegible] پر لکھتے ہیں:-

ابو سعید عقیصا کہتے ہیں کہ میں نے عمار کو کہتے سنا صفین کے راستہ میں فرماتے
کہ کہ رسول اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں ناکثین و قاسطین و مارقین سے جنگ کروں۔

شاہ سلیمان ینابیع المودۃ میں ص[illegible] و طبرانی نے اسکی روایت کی ہے۔

علامہ تفتازانی۔ شرح مقاصد ج ۲ ص[illegible] پر لکھتے ہیں کہ

ام المومنین حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے علی کو حکم دیا تھا کہ
ناکثین و قاسطین و مارقین سے جنگ کرنا۔

ان احادیث سے ناظرین پر اچھی طرح واضح ہوگیا کہ حضرت امیرالمومنین ع کو ان لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ کبھی کسی سچے مسلمان سے جنگ کا حکم نہیں دے سکتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ معاویہ اور اُن کے ساتھی صرف ظاہری اسلام لائے تھے اور ان کو اسلام سے کوئی تعلق نہ تھا تو جو ایسے کے مرتبہ ہوں گے اُن کا اسلام بھی ظاہر ہے نیز رسول اللہ فرما گئے تھے جو عام اسلامی کتابوں موجود ہے:۔

یاعلی حربک حربی و سلمک سلمی۔ — اے علیؑ تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور تمہاری صلح میری صلح ہے۔

اور ظاہر ہے کہ رسولؐ سے جنگ کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ نیز صحیح بخاری اور شرح صحیح بخاری فتح الباری اور دیگر کتب اسلام میں ہے کہ رسول نے ارشاد فرمایا کہ

یاعمار ستقتلک فئة الباغیه یدعونک الی النار و تدعوهم الی الجنة۔ — اے عمار عنقریب تم کو گروہ باغی قتل کرے گا وہ تم کو جہنم کی طرف بلاتے ہوں گے اور تم انکو جنت کی دعوت دیتے ہوگے۔

نیز ابن حجر عسقلانی لسان المیزان ج ۳ صفحہ ۴۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:۔

صلصال صحابی رسول ناقل ہیں کہ میں رسول اللہ ص کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت علیؑ حضرتؐ کی خدمت میں پہونچے تو حضرت نے ارشاد فرمایا اے علیؑ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے اور تم کو دشمن رکھے۔

اصل میں معاویہ کا مقصد یہ تھا کہ امیرالمومنین ع کی مخالفت کرکے اسلام کو تباہ کرو اس لئے کہ علیؑ کے تمام خصائل وہی تھے جو رسول اللہ کے تھے اور معاویہ کے دل میں

ر عداوت؛
نے بزرگوں کی طرف سے جو عداوت علیؑ سے بحکم رسولؐ منتقل ہوئے تھے آگ لگی ہوئی تھی
امیرالمومنین سے قتل عثمان کا حیلہ کر کے ان بخارات کو نکالنا چاہتے تھے۔ اس لئے
کی ہزار ممبروں پر حضرتؑ پر سب و شتم کرائی جو بنابر تحقیق تاریخ خمیس ۷۰ برس تک
ی رہی اور عمر ابن عبدالعزیز نے اپنے زمانہ حکومت میں اسے بند کرایا۔ جسکے متعلق
سول اللہ بار بار کہہ چکے تھے اور جس کو محدثین اہلسنت نے اپنی تصنیفات میں لکھا ہے
کو میں نقل کرتا ہوں:۔

امام احمد بن حنبل اپنے مناقب ج ۲ صفحہ پر لکھتے ہیں:۔

ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ کی خدمت میں گیا تو
انھوں نے مجھ سے فرمایا۔ کیوں ابو عبداللہ لوگ رسول اللہ پر سب و شتم کرتے ہیں
یعنی لعنت تو انھوں نے کہا معاذ اللہ۔ تو ام المومنین نے فرمایا۔ سنو ابو عبداللہ
رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے علیؑ پر لعنت کی اس نے مجھ پر لعنت کی۔

امام نسائی نے بھی اپنی کتاب خصائص صفحہ پر یہی حدیث لکھی ہے۔ حاکم
نے مستدرک ج ۳ صفحہ ۱۲۱ پر بھی ابن بکیر سے یہی حدیث لکھی ہے اور اس میں یوں ہے کہ

ام سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ فرماتے تھے کہ۔

من سب علیاً فقد — یعنی جس نے علیؑ پر لعنت کی اس نے
سبنی ومن سبنی فقد — مجھ پر لعنت کی اور جس نے مجھ پر لعنت کی اس نے
سب اللہ تعالیٰ۔ — خداوند عالم پر لعنت کی۔

مناقب خوارزمی صفحہ پر بھی یہی عبارت ہے۔ علامہ محب الدین طبری نے
ریاض النضرہ ج ۲ صفحہ ۱۶۶ پر یہی حدیث لکھی ہے حافظ ذہبی نے تاریخ الاسلام ج

صفحہ ۱۲۰ پر یہی حدیث لکھی ہے۔ علامہ ابن کثیر نے۔ البدایۃ والنہایۃ ج ۸ صفحہ ۲۰۵ پر یہی حدیث لکھی ہے۔ حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد ج ۹ صفحہ ۱۳۰ پر۔ اور علامہ خطیب تبریزی نے۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۶۸ پر اور علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء صفحہ ۶۵ پر اور ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۱ پر اور علامہ زرندی نے شرف النبی صفحہ ۱۲۳ پر، اور شیخ محمد عبد المعطی نے اخبار الدول و آثار الاول صفحہ ۱۰۲ پر اور علامہ ابن حمزہ نے۔ البیان والتعریف۔ ج ۲ صفحہ ۱۱۶ پر اور علامہ شیخ محمد صبان نے اسعاف الراغبین صفحہ ۱۸۳ اور علامہ بدخشی نے مفتاح النجا صفحہ ۱۶۲ پر۔ اور شاہ سلیمان بلخی حنفی نے ینابیع المودت صفحہ ۸۸ و صفحہ ۱۷۵ اور علامہ ابن طاہر محمد حضرمی نے القول الفصل ج ۲ صفحہ ۸۷ پر اور علامہ شیخ یوسف نبہانی نے۔ فتح الکبیر ج ۳ صفحہ ۱۹۶ پر علامہ امر تسری نے ارجح المطالب صفحہ ۵۱۵ پر یہی حدیث حضرت ام سلمہ علیہا السلام لکھی ہے۔

علامہ خوارزمی اپنی کتاب مناقب میں صفحہ ۸۱ پر لکھتے ہیں۔

سعید بن جبیر راوی ہیں کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ فلاں مقام پر لوگ بیٹھے ہوئے امیر المومنین پر سب وشتم کر رہے ہیں (یہ وہ زمانہ تھا کہ ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی تھی) ابن عباس نے اپنے فرزند علی بن عبد اللہ سے کہا بیٹا ذرا مجھے ان لوگوں کے پاس لے چلو چنانچہ وہ اپنے باپ کو ان لوگوں کے پاس لے گئے۔ ابن عباس نے کہا کون شخص تم لوگوں میں خدا پر لعنت کر رہا ہے۔ ان لوگوں نے کہا سبحان اللہ خدا پر سب کر کے کون مشرک بنے گا۔ ابن عباس نے کہا تو رسول صلعم پر کون لعنت کر رہا ہے ان لوگوں نے کہا رسول پر سب کر کے کون کافر بنے گا۔ ابن عباس نے کہا کہ علیؑ پر کون لعنت کر رہا ہے۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہاں

ایسا ہی ہے تو ابن عباس نے کہا اچھا سنو اور گواہ رہو میں نے خود رسول اللہ
کو کہتے سنا حضرتؐ نے فرمایا جس نے علیؑ پر لعنت کی اُس نے مجھ پر لعنت کی اور جس نے
مجھ پر لعنت کی اُس نے خدا پر لعنت کی اور جس نے خدا پر لعنت کی خداوند عالم اس کو
اوندھے منہ جہنم میں گرا دے گا۔ یہ کہہ کر ابن عباس واپس ہو گئے تو ابن عباس
نے بیٹے سے پوچھا بیٹا! اُن کے چہروں کا رنگ کیسا ہو گیا تھا بیٹے نے کہا ہو گا ایسا۔

علی ابن مغازلی شافعی نے اپنے مناقب میں اور علامہ محمد ابن حنفی موصلی نے در بحر
مناقب میں ص پر اور محب الدین طبری نے ریاض النضرہ ج ص اور علامہ حموینی نے
فرائد السمطین میں اور محمد ابن یوسف زرندی نے نظم درر السمطین ص پر اور حسام الدین
متقی نے منتخب کنز العمال ج ص پر اور علامہ میرزا علی قاری نے اربعین حدیث
اور علامہ بلخی حنفی نے ینابیع المودۃ ص اور علامہ شبلنجی نے نور الابصار ص پر اور علامہ
شیخ یوسف نبہانی نے شرف المؤبد ص پر یہی حدیث ابن عباس سے لکھی ہے۔

معاویہ کو بڑی کد تھی اس معاملہ میں کہ امیر المومنینؑ پر سب و شتم کیا جائے۔ چنانچہ
حافظ ابن ماجہ اپنے سنن میں ص پر لکھتے ہیں:-

"سعد ابن ابی وقاص کہتے ہیں کہ معاویہ حج کے لئے آئے اور جب اس نے حضرت علیؑ
کے خلاف باتیں کرنا شروع کیں تو میں بہت غضبناک ہوا اور میں نے کہا کہ
اس شخص کو دیکھو اُس شخص کو برا کہتا ہے جس کے لئے رسولؐ اللہ نے فرمایا جس کا
میں حاکم ہوں اس کے یہ علیؑ حاکم ہیں اور جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علیؑ
تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ کو ہارون سے تھی مگر میرے بعد نبوت
نہیں ہے۔

امام نسائی اپنے خصائص میں ص۱۵ پر لکھتے ہیں کہ۔

معاویہ نے سعد ابن ابی وقاص سے کہا کہ کس چیز نے تمکو علیؑ پر لعنت کرنے سے روکا ہے۔ تو سعد نے جواب دیا کہ جب تک مجھے تین چیزیں یاد ہیں جب تک میں علیؑ پر سب و شتم نہیں کر سکتا۔ اور وہ تینوں چیزیں رسول اللہ نے فرمائیں۔ اگر اُن میں کی ایک چیز بھی میرے لئے ہوتی تو سرخ منھ ناقوں سے بہتر تھی۔

۱۔ یہ کہ رسول اللہ نے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کو چادر میں لیکر فرمایا خداوندا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔

۲۔ جب رسول اللہ کسی غزوہ پر جانے لگے اور حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں تو حضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ کو ہارون سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۳۔ خیبر میں رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اُس مرد کو علم دوں گا جو خدا و رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا اسکے ہاتھ سے خیبر فتح کرائے گا۔

ہم سب موجود تھے اور حضرت نے پوچھا علی کہاں ہیں؟ کہا گیا اُن کی آنکھیں دکھ رہی ہیں تو حضرتؐ نے انکو بلایا اور انکی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور آنکھیں درست ہو گئیں اور حضرتؐ نے انکو علم دیا اور خدا نے اُنکے ذریعہ سے خیبر فتح کرایا۔ یہ سنکر معاویہ خاموش چلے گئے۔

حافظ اسماعیل ابن عمر القرشی البدایۃ النہایہ جلد ۸، ص۱۲۴ پر لکھتے ہیں۔

عبداللہ بن نجیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ معاویہ نے حج کیا اور حکم

میں سعد ابن ابی وقاص کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ دار الندوہ میں لے گئے۔ اور اپنے تخت پر بٹھایا اور علی کا ذکر شروع کیا اور امیر المومنین کو برا کہنا شروع کیا تو سعد ابن ابی وقاص نے بگڑ کر کہا کہ تم مجھ کو اپنے گھر میں لائے اور اپنے تخت پر بٹھایا اور علی کو برا کہہ رہے ہو۔ خدا کی قسم اگر وہ فضیلتیں جو علی میں ہیں مجھ میں ان میں سے ایک بھی ہوتی تو مجھے دنیا بھر سے زائد محبوب تھی۔

ایک تو رسولؐ کا فرمانا اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

دوسرے رسولؐ کا علیؑ کو اپنی بیٹی دینا۔

تیسرے خیبر میں حدیث کے بعد علیؑ کو علم دینا۔

اب بھی میں تمہارے گھر میں نہیں آؤں گا یہ کہہ کر سعد کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر جھٹک کر باہر آ گئے۔

محب الدین طبری نے ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۹۲ میں صحیح مسلم سے اس کو نقل کیا ہے اور محمد ابن یوسف نے درالسمطین ص ۱۱۲ پر ترمذی سے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور دیگر محدثین نے بھی نے اس حدیث کو مسلم ترمذی سے خصائص سے نقل کیا ہے۔

ابن جوزی تذکرہ خواص الامۃ میں لکھتے ہیں کہ۔

شہادت علیؑ ابن ابی طالب کے بعد جب معاویہ مستقل حاکم ہو گئے تو سعد ایک مرتبہ معاویہ کے پاس گئے اور السلام اے بادشاہ کہہ کر سلام کیا تو معاویہ نے ہنس کر کہا اے ابا اسحاق تمہارا کیا حرج تھا اگر تم امیر المومنین کہہ کر سلام کرتے۔ سعد نے کہا میں تم کو کبھی امیر المومنین نہیں کہوں گا۔ اے معاویہ تم ہنس کر اور خوش ہو کر

کچھ سبب ہو۔ خدا کی قسم تو میں تمھاری حکومت سے خوش تھا ہوں گا۔

معاویہ کے یہ مشہور کرنے سے کہ علی ہوئے قتل عثمان ہیں بہت سے لوگوں کو اس دھوکے میں مبتلا کردیا تھا اور وہ امیر المومنین کو برا کہا کرتے تھے اور فضائل حضرت امیر المومنین سے واقف نہ تھے اور دتھیت کے بعد انھوں نے توبہ کی اور اس کو ترک کیا۔ چنانچہ حافظ بخاری اپنی تاریخ کبیر ج ۱ ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں :۔

ابن شریک کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن علقمہ امیر المومنین پر سب وشتم کیا کرتا تھا جب وہ مکہ گیا تو میں نے اُسکے سامنے ابو سعید خدری سے کہا کہ کیا آپ نے کوئی فضیلت علی بن ابی طالب کی سنی ہے ابو سعید نے کہا کہ ہاں سنی ہے اور جو کچھ میں بیان کروں وہ مہاجرین سے پوچھو رسول اللہ نے غدیر خم میں ارشاد فرمایا۔ کیا میں مومنین کے نفسوں پر حاکم نہیں ہوں ؟ سب نے اقرار کیا تو حضرت نے علی ؑ کو اپنے قریب بلایا اور ان کو اتنا بلند کیا کہ سفیدی زیر بغل نمایاں ہو گئی اور فرمایا جس کا میں حاکم ہوں اُسکے یہ علی ؑ حاکم ہیں میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ ابن شریک کہتے ہیں۔ کہ جب میں نماز صبح کے لئے اٹھا تو میں نے دیکھا کہ ابن علقمہ نماز کے بعد کہہ رہا ہے کہ خداوندا میں توبہ کرتا ہوں علی ؑ پر سب وشتم کرنے سے۔

ابن قتیبہ دینوری اپنی کتاب الامامۃ والسیاست ص ۱۰۹ پر لکھتے ہیں کہ :۔

ہمدان کا ایک شخص جس کا نام برد تھا وہ معاویہ کے پاس آیا تو اُس نے دیکھا کہ عمرو عاص حضرت علی ؑ کو برا کہہ رہا ہے تو برد نے عمرو عاص سے کہا کہ ہمارے بزرگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اُس کے علی ؑ مولا ہیں۔ یہ سچ ہے یا غلط۔ تو عمرو نے کہا سچ ہے اور میں اس سے زائد تم سے بیان کرتا ہوں

کو تمام اصحاب رسولؐ میں جتنے فضائل علیؑ کے ہیں کسی کے نہیں ہیں یہ سن کر
بہت پریشان ہو گیا۔

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ فضائل و مناقب علیؑ کو جانتے
ہوئے اپنی دشمنی اور دنیاوی حکومت کی لالچ میں یہ حرکات کرتے تھے۔ اور چونکہ
جانتے تھے کہ اگر علیؑ کو ہم دنیا کی نظر سے نہ گرائینگے تو ہم اسلام اور احکام الٰہی کے
خلاف جو کچھ کریں گے تو علیؑ روکیں گے لہٰذا ان کو ایسا گرا دو کہ لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی
وقعت ہی باقی نہ رہے اور یہی وجہ تھی کہ رسول اللہؐ امیر المومنینؑ کو ان سے جنگ
کرنے کا حکم دے گئے تھے کہ جب دنیا کی آنکھیں کھلیں گی اور حکومت و سلطنت کا
دباؤ ختم ہوگا تو حق کے جویا حق و باطل میں فرق کر لیں گے۔

چنانچہ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ج ۲ صفحہ [illegible] پر لکھتے ہیں کہ

بہت سے محدثین نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے
مجھ سے فرمایا اے علیؑ خدا نے تمہارے لئے فتنہ پرداز لوگوں سے جنگ کرنا واجب
کیا جیسے میرے لئے مشرکین سے جہاد کو واجب کیا تھا۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ
میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کیسے فتنہ باز ہیں جن سے جنگ واجب ہوگی فرمایا
ایسی قوم ہوگی جو لا الٰہ الا اللہ و میری رسالت کی شہادت دیتی ہوگی۔ مگر وہ
سنت اسلام کی مخالف ہوگی تو میں نے عرض کی کہ میں کیوں کر ان سے جنگ کروں گا
جبکہ وہ کلمہ پڑھتے ہوں گے جیسے ہم پڑھتے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
اس لئے کہ وہ دین میں نئی نئی چیزیں پیدا کریں گے۔ اور احکام الٰہی کی مخالفت
کریں گے۔ تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھ کو شہادت

لے گا۔ تو خدا سے کہئے کہ میری شہادت میں جلدی کرے اور میں آپ کے سامنے شہید
ہو جاؤں (تاکہ فتنہ سازوں کا زمانہ نہ دیکھوں) تو حضرت نے فرمایا تو پھر ناکثین قاسطین
مارقین سے جہاد کون کرے گا۔ اور میں نے جو تم سے شہادت کا وعدہ کیا تھا۔ علیؑ تم
شہید ہو گے اور تمہاری ڈاڑھی تمہارے سر کے خون سے خضاب ہوگی تم اس وقت
کیسے صبر کرو گے تو عرض کی یا رسول اللہ وہ مقام صبر نہیں بلکہ مقام شکر ہوگا فرمایا
علیؑ شہادت کے لیے خصومت کے لئے تیار ہو جاؤ لوگ تم سے خصومت و دشمنی
کریں گے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ان فتنہ بازوں کے کچھ فتنہ کو بیان فرمائے
فرمایا میرے بعد لوگ قرآن میں غلط تاویلیں کریں گے۔ اور قرآن کے خلاف عمل
کرینگے۔ اور شراب کو نبیذ کہہ کر حلال قرار دیں گے۔ اور سود کو تجارت کہہ کے جائز
قرار دیں گے اور قرآن کی تحریف کریں گے۔ اور گمراہی غالب ہوگی۔ علیؑ تم
اس وقت خاموش گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ دنیا منقلب ہو اور دل تمہاری
طرف مائل ہوں۔ تو تم اس وقت تاویل قرآن پر جہاد کرنا جیسے میں نے تنزیل قرآن
پر جہاد کیا اے علیؑ انکی حالت اول کی سی تو نہیں ہوگی (یعنی وہ بالکل درست تو نہیں
ہوں گے مگر دنیا حق و باطل کو سمجھے گی امیرالمومنینؑ نے کہا کہ فتنہ کرنے والے کس منزل
پر رکیں گے کیا ظاہر بظاہر مرتد ہو جائینگے۔ یا فتنہ ہی تک محدود رہیں گے۔ فرمایا
فتنہ کی منزلوں میں گمراہ رہیں گے یہاں تک کہ عدل کو دیکھ لیں یعنے عرض کی عدل
ہماری وجہ سے ہوگا یا ہمارے غیر کی وجہ سے۔ فرمایا ہماری وجہ سے۔ ہم ہی سے
ابتدا ہوگی اور ہم ہی پر اختتام ہوگا ہماری ہی وجہ سے اللہ نے دلوں کو شرک
سے صاف کیا۔ اور ہماری ہی وجہ سے فتنوں سے بھی دل صاف ہوں گے۔

تو میں نے کہا کہ حمد ہے اُس کی جس نے ہم کو فضل عنایت فرمایا۔

بہر حال رسول اللہ نے اجمالاً ان تمام چیزوں کا ذکر اس حدیث میں فرمایا جو عہد
ں ہونے والی تھیں اور ہیں اور امیر المومنین ع کو منافقین سے جنگ کرنے کیلئے حکم
ر دنیا کو بتا دیا کہ معاویہ وغیرہ یہ سب فتنہ ساز اور احکام الٰہی کی مخالفت
رنے والے ہوں گے

معاویہ کی اسلامی دشمنی کے متعلق سیکڑوں واقعات ہیں جن کو میں طول رسالہ کے
خیال سے ترک کرتا ہوں مگر آپ کو تھوڑی بہت تفصیل دیکھنا ہو تو حجۃ الاسلام افتخار العلماء
مولانا سعادت حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر کی مصائب الشیعہ کی دوسری جلد ملاحظہ
رمائیے جس میں موصوف نے تھوڑی تفصیل سے گمراہی معاویہ کی نقاب کشائی فرمائی ہے
خداوند عالم موصوف کو عمر نوح عطا فرمائے موصوف صحت و عافیت کے ساتھ خدمت
رتے رہیں۔ اور مصائب الشیعہ تو ایسی کتاب ہے جس کا ہر شیعہ کے گھر میں رہنا ضروری ہے۔

بہر حال سب وشتم جو معاویہ نے جاری کی تھی بنی امیہ برابر اس کو اپنا شعار بنائے
رہے حکومت عمر ابن عبدالعزیز تک اور حجاج کی تو یہ حالت تھی کہ شیعوں سے کہتا تھا
علی پر لعن کرو انکار کرنے پر قتل کرا دیتا تھا۔ یہاں تک کہ قنبر غلام امیر المومنین کو حضرت
تبرا کرنے پر قتل کرا دیا۔

حضرت علی ع کو اذیت دینے کی ممانعت

ظاہر ہے کہ ناصبین کے ان حرکات سے روح رسول کو کتنی اذیت پہنچی ہو گی
کیونکہ رسول اللہ فرما گئے تھے جس نے علی ع کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی۔

پچاس سے زائد محدثین اہلسنت نے اس حدیث کو لکھا ہے۔ میں چند محدثین کی عبارت کا ترجمہ پیش کر کے رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔

امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں ج ۳ ص ۴۸۳ پر لکھتے ہیں۔

عمرو بن شاس اسلمی کہتے ہیں کہ میں علیؑ کے ساتھ یمن گیا تو مجھ کو ان کی کچھ چیزیں بری معلوم ہوئیں جب میں واپس آیا تو مسجد میں لوگوں سے علیؑ کی شکایت کی۔ جب رسول اللہ کو اس کی خبر ہوئی اور میں مسجد میں حضرتؐ کے سامنے پہونچا تو حضرتؐ نے مجھے بہت گھور کے دیکھا اور فرمایا اے عمرو خدا کی قسم تو نے مجھے بہت اذیت دی۔ میں نے عرض کی میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کو اذیت دوں۔ حضرتؐ نے فرمایا دیکھو جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

علامہ سیوطی جامع الصغیر ج ۲ ص ۱۴۷ پر لکھتے ہیں کہ۔

احمد اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے لکھا ہے عمرو بن شاس راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی۔

سیوطی نے اپنی تاریخ الخلفا میں بھی اس حدیث کو لکھا ہے ص ۱۶۳ پر اور علامہ ابن مغازلی نے مناقب عبد اللہ شافعی سے ص ۲۲ پر لکھا ہے۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ایہا الناس جو علیؑ کو اذیت دے گا اس کا حشر قیامت میں یہودی یا نصرانی کے ساتھ ہوگا۔ جابر نے عرض کی یا رسول اگرچہ وہ لا الٰہ الا اللہ و ان ک رسول اللہ کہتا ہو تب بھی۔ حضرتؐ نے فرمایا اے جابر ان کلمات کے کہنے